سوال:

امام حسن عسکری (ع) جب دنیا سے گئے تو کیا انکی کوئی اولاد تھی؟

بیان شبہ:

ابن تیمیہ حرانی ناصبی نے کتاب منہاج السنہ نے حضرت مہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے بارے میں لکھا ہے کہ:

قد ذكر محمد بن جرير الطبري وعبد الباقي بن قانع وغيرهما من أهل العلم بالأنساب والتواريخ أن الحسن بن علي العسكري لم يكن له نسل ولا عقب والإمامية الذين يزعمون أنه كان له ولد يدعون أنه دخل السرداب بسامرا وهو صغير منهم من قال عمرة سنتان ومنهم من قال ثلاث ومنهم من قال خمس سنين... .

محمد ابن جریر طبری، عبدالباقی ابن قانع اور علم نسب شناسی و علم تاریخ کے علماء نے کہا ہے کہ [امام] حسن ابن علی عسکری [علیہ السلام] کا کوئی بیٹا نہیں تھا، لیکن امامیہ گمان کرتے ہیں کہ انکا ایک بیٹا تھا اور وہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ سرداب میں داخل ہوا ہے، حالانکہ وہ چھوٹا تھا۔ بعض شیعوں نے کہا ہے کہ وہ دو سال کے تھے، بعض نے کہا ہے کہ وہ تین سال اور بعض نے کہا ہے کہ وہ پانچ سال کے تھے۔

ابن تيميه الحراني الحنبلي، ابوالعباس أحمد عبد الحليم (متوفي ٧٢٨ هـ)، منهاج السنة النبوية، ج۴، ص۸۷، تحقيق: د. محمد رشاد سالم، ناشر: مؤسسة قرطبة، الطبعة: الأولي، ١٤٠٦هـ.

احسان الٰہی ظہیر وہابی ناصبی نے بھی اپنی کتاب الشيعة وأهل البيت میں اپنے ناصبی استاد ابن تیمیہ کی بات کو تکرار کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

من أكاذيب الشيعة علي اهل البيت انهم نسبوا اليهم الأقوال والروايات التي تنبيء بخروج القائم من اولاد الحسن العسكري الذي لم يولد له مطلقا ...

اہل بیت پر شیعوں کے جھوٹوں میں سے یہ ہے کہ وہ ایسی باتوں اور روایات کی انکی طرف نسبت دیتے ہیں کہ جن

میں ذکر ہوا ہے کہ اولاد امام حسن عسکری میں سے قائم خروج کرے گا، حالانکہ ہرگز انکا کوئی بیٹا نہیں تھا۔

الشيعة وأهل البيت، ص٢٤٤ .

باقی وہابیوں نے بھی انہی بے ہودہ اور فالتو مطالب کو تکرار کیا ہے اور آج تک تکرار کرتے آرہے ہیں:

جیسے احمد محمود صبحی نے کتاب نظرية الإمامة، ص٤٠٩

اور ڈاکٹر قفاری نے کتاب اصول مذہب الشیعہ، ج١، ص ٤٥١

میں ان مطالب کا ذکر کیا ہے۔

بحث اور تحقیق:

اہل سنت کے بزرگان کا حضرت مہدی (عج) کی ولادت کا اعتراف کرنا:

زمانہ ماضی سے لے کر آج تک اہل سنت کے بہت سے بزرگان اور علماء نے حضرت مہدی (عج) کی ولادت کا

اعتراف کیا ہے اور واضح طور پر کہا ہے کہ وہ حضرت 15 شعبان المعظم سن 255 ہجری شہر سامرا میں دنیا میں

آئے تھے۔ان علماء میں سے بعض کے اسماء کو ہم ذکر کریں گے۔

ایک شیعہ عالم جناب فقیہ ایمان نے کتاب الإصالة المهدوية، لکھی ہے اور اس میں اہل سنت کے 112

علماء کا نام ذکر کیا ہے کہ جنہوں نے امام زمان (ع) کی ولادت کا واضح طور پر اعتراف کیا ہے:

۱. شمس الدین الذہبی (متوفی ۷۴۸ ہجری)

اہل سنت کے علم رجال کے مشہور و معروف عالم شمس الدین ذہبی نے اپنی چند کتب میں حضرت مہدی (ع) کی

ولادت کا اعتراف کیا ہے۔اس نے کتاب العبر فی اخبار من غبر، میں لکھا ہے کہ:

وفيها [سنة ٢٥٦ ه] محمد بن الحسن العسكري بن علي الهادي محمد الجواد بن علي الرضا بن موسي الكاظم بن جعفر الصادق العلوي الحسيني أبو القاسم الذي تلقبه الرافضة الخلف الحجة

وتلقبه بالمهدي وبالمنتظر وتلقبه بصاحب الزمان وهو خاتمة الاثني عشر... .

سن 255 ہجری میں م ح م د بن الحسن العسکری [علیہما السلام] دنیا میں آئے، رافضیوں نے اسکو خلف، حجت، مہدی، منتظر اور صاحب الزمان جیسے القابات دیئے ہیں، وہ بارہ آئمہ میں سے آخری امام ہے۔

الذهبي الشافعي، شمس الدين ابو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (متوفي ٧٤٨ هـ)، العبر في خبر من غبر، ج٢، ص٣٧، الطبعة: الثاني، ١٩٨٤.

اور ذہبی نے کتاب تاریخ الإسلام ان حضرت کی وفات کو سن 256 یا 258 ہجری میں ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

أبو محمد الهاشمي الحسيني أحد أئمة الشيعة الذين تدعي الشيعة عصمتهم . ويقال له الحسن العسكري لكونه سكن سامراء ، فإنها يقال لها العسكر . وهو والد منتظر الرافضة...

وأما ابنه محمد بن الحسن الذي يدعوه الرافضة القائم الخلف الحجة ، فولد سنة ثمان وخمسين ، وقيل : سنة ست وخمسين . عاش بعد أبيه سنتين ثم عدم ، ولم يعلم كيف مات . وأمه أم ولد .

ابو محمد ہاشمی حسینی شیعوں کے آئمہ میں سے ایک امام ہے کہ شیعہ اس امام کی عصمت کا دعوی کرتے ہیں اور وہ اس امام کو حسن عسکری کہتے ہیں، اسلیے کہ وہ سامرا میں رہتے تھے اور سامرا کو عسکر کہتے ہیں، وہ (امام عسکری) اس امام کے والد ہیں کہ جسکے آنے کا رافضہ انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔

بہر حال اسکا بیٹا م ح م د بن الحسن ہے کہ رافضی اسے قائم، خلف اور حجت کہتے ہیں، وہ سن 258 ہجری میں دنیا میں آئے تھے، بعض علماء نے کہا ہے کہ وہ سن 256 ہجری میں دنیا میں آئے تھے اور اپنے والد کے دو سال بعد تک زندہ تھے اور پھر وہ دنیا سے چلے گئے، لیکن یہ واضح نہیں ہے کہ وہ کیسے فوت ہوئے تھے، اسکی ماں ایک کنیز تھی۔

الذهبي الشافعي، شمس الدين ابوعبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (متوفي ٧٤٨ هـ)، تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام، ج١٩، ص١١٣، الطبعة: الأولي، ١٤٠٧هـ - ١٩٨٧م.

وہ چیز جو ہمارے لیے مہم ہے، وہ یہ ہے کہ بس یہ ثابت ہو کہ حضرت مہدی (ع) دنیا میں آئے تھے، اور رہی یہ بات کہ وہ دنیا سے گئے ہیں یا نہیں؟ اس بارے میں بعد میں تفصیل سے تحقیقی مطالب پیش کیے جائیں گے۔

اور ذہبی نے کتاب سير أعلام النبلاء میں کہا ہے کہ:

المنتظر الشريف أبو القاسم محمد بن الحسن العسكري بن علي الهادي ابن محمد الجواد بن علي الرضي بن موسى الكاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن زين العابدين بن علي بن الحسين الشهيد بن الامام علي بن أبي طالب العلوي الحسيني خاتمة الاثني عشر سيدا الذين تدعي الامامية عصمتهم... .

منتظر شریف، ابو القاسم م ح م د بن الحسن العسکری.... وہ بارہ آئمہ میں سے آخری امام ہے کہ شیعہ اس امام کی عصمت کا دعوی کرتے ہیں۔

الذهبي الشافعي، شمس الدين ابوعبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (متوفي ٧٤٨ هـ)، سير أعلام النبلاء، ج١٣، ص١١٩، الطبعة: التاسعة، ١٤١٣هـ.

٢. فخر الدین الرازی (متوفی ٦٠٤ ہجری)

اہل سنت کے معروف مفسر قرآن فخر الدین رازی نے امام عسکری علیہ السلام اور انکی اولاد کے بارے میں لکھا ہے کہ:

أما الحسن العسكري الإمام (ع) فله إبنان وبنتان ، أما الإبنان فأحدهما صاحب الزمان عجل الله فرجه الشريف ، والثاني موسي درج في حياة أبيه وأم البنتان ففاطمة درجت في حياة أبيها ، وأم موسي درجت أيضاً.

امام حسن عسکری علیہ السلام کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں،ان حضرت کے بیٹوں میں سے ایک صاحب الزمان عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف ہیں اور دوسرا بیٹا موسی ہے کہ جو امام عسکری کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا تھا۔اسی طرح ان امام کی بیٹیاں اور موسی کی والدہ،امام عسکری کی زندگی میں ہی دنیا سے چلے گئے تھے۔

الرازي الشافعي، فخر الدين محمد بن عمر التميمي (متوفي٦٠٤هـ)، الشجرة المباركة في أنساب الطالبية، ص٧٨ ـ ٧٩

٣. ابن حجر ہیثمی (متوفی ٩٧٣ ہجری)

ابن حجر ہیثمی نے اپنی کتاب الصواعق المحرقہ میں کہ جسکو اس نے شیعوں کے خلاف لکھا ہے، اس نے اعتراف کیا ہے کہ امام عسکری کا ایک بیٹا تھا کہ جسکا نام ابو القاسم الحجۃ تھا:

ولم يخلف غير ولده أبي القاسم محمد الحجة ، وعمره عند وفاة أبيه خمس سنين ، لكن أتاه الله فيها الحكمة ، ويسمي القائم المنتظر... .

امام عسکری علیہ السلام کا ابو القاسم م ح م د حجت کے علاوہ کوئی بیٹا نہیں تھا، ان حضرت کی وفات کے وقت اس بیٹے کی عمر پانچ سال تھی، لیکن اسکے باوجود بھی خداوند نے اسکو حکمت سیکھائی تھی اور اسکا نام قائم منتظر رکھا گیا تھا۔

الهيثمي، ابو العباس أحمد بن محمد بن علي ابن حجر (متوفي٩٧٣هـ)، الصواعق المحرقة علي أهل الرفض والضلال والزندقة، ج٢، ص٦٠١، الطبعة: الأولي، ١٤١٧هـ - ١٩٩٧م.

۴. ابن اثیر الجزری (متوفی ۶۳۰ ہجری)

وفيها توفي الحسن بن علي بن محمد بن علي بن موسي بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب (ع) ، وهو أبو محمد العلوي العسكري ، وهو أحد الأئمة الإثني عشر علي مذهب الإمامية ، وهو والد محمد الذي يعتقدونه المنتظر بسرداب سامرا ، وكان مولده سنة إثنتين وثلاثين ومائتين.

سن ۲۶۰ ہجری میں حسن بن علی... علیہم السلام دنیا سے چلے گئے، وہ ابو محمد علوی عسکری اور شیعہ عقیدے کے مطابق بارہ آئمہ میں سے ایک امام کے والد ہیں، م ح م د کے والد ہیں کہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ وہ منتظر اور سامرا کے سرداب میں ہے۔امام عسکری سن ۲۳۲ ہجری میں دنیا میں آئے تھے۔

ابن أثير الجزري، عز الدين بن الأثير أبي الحسن علي بن محمد (متوفي٦٣٠هـ) الكامل في التاريخ، ج٦ ص٢٤٩ ـ ٢٥٠، الطبعة الثانية، ١٤١٥هـ.

البتہ امام زمان (عج) کی سامرا میں غیبت اور سرداب میں غائب ہونے کے بارے میں انشاءاللہ تفصیل سے ثابت کیا جائے گا کہ یہ بات بنی امیہ اور ابن تیمیہ کی اولاد کی طرف سے شیعوں پر ایک ناجائز تہمت ہے، کیونکہ شیعوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ حضرت مہدی (عج) سامرا کے سرداب میں غائب ہوئے ہیں۔

۵. شمس الدین ابن خلکان (متوفی ۶۸۱ ہجری)

ابن خلکان نے اگرچہ ولادت حضرت مہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کو واضح ذکر کیا ہے، لیکن بہت افسوس کی بات ہے کہ اس نے بھی اہل سنت کے بعض علماء کی طرح آنکھیں بند کر کے بغیر تحقیق کے شیعوں پر تہمت لگاتے ہوئے کہا ہے کہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ امام زمان سرداب میں غائب ہوئے ہیں اور وہ سرداب سے ہی اپنے امام کے ظاہر ہونے کا انتظار کر رہے ہیں:

۵۶۲ أبو القاسم المنتظر :

أبو القاسم محمد بن الحسن العسكري بن علي الهادي بن محمد الجواد المذكور قبله ثاني عشر الأئمة الاثني عشر علي اعتقاد

الامامية المعروف بالحجة وهو الذي تزعم الشيعة أنه المنتظر والقائم والمهدي وهو صاحب السرداب عندهم وأقاويلهم فيه كثيرة وهم ينتظرون ظهوره في آخر الزمان من السرداب بسر من رأي كانت ولادته يوم الجمعة منتصف شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين ولما توفي أبوه وقد سبق ذكره كان عمره خمس سنين واسم امه خمط وقيل نرجس والشيعة يقولون إنه دخل السرداب في دار أبيه وامه تنظر إليه فلم يعد يخرج إليها وذلك في سنة خمس وستين ومائتين وعمره يومئذ تسع سنين.

ابو القاسم م ح م د بن الحسن العسکری... کہ جو شیعہ اعتقاد کے مطابق بارویں امام ہیں کہ جو حجت کے نام سے مشہور ہیں اور شیعہ گمان کرتے ہیں کہ وہ منتظر، قائم، مہدی اور صاحب سرداب ہے۔ شیعوں نے اپنے اس امام کے بارے میں بہت کچھ کہا ہے اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ انکا امام آخر الزمان میں سرداب سے ظہور کرے گا۔

انکی ولادت 15 شعبان بروز جمعہ سن 255 ہجری کو واقع ہوئی۔ جب انکے والد دنیا سے گئے تو وہ پانچ سال کے تھے۔ انکی والدہ کا نام خمط تھا، بعض نے کہا ہے کہ نرجس تھا۔ شیعوں کا اعتقاد ہے کہ وہ اپنے والد کے سرداب

میں داخل ہوئے ہیں اور اس حالت میں کہ انکی والدہ انکی طرف دیکھ رہی تھی، وہ غائب ہو گئے ہیں اور ابھی تک سرداب سے نہیں نکلے۔ یہ واقعہ سن 265 ہجری میں رونما ہوا تھا اور اس وقت انکی عمر 9 سال تھی۔

إبن خلكان، ابوالعباس شمس الدين أحمد بن محمد بن أبي بكر (متوفي٦٨١هـ)، وفيات الأعيان و انباء أبناء الزمان، ج٤، ص١٧٦، تحقيق احسان عباس، ناشر: دار الثقافة - لبنان.

٦. صلاح الدین الصفدی (متوفی ۷٦۴ ہجری)

اہل سنت کے ایک نامور عالم صلاح الدین صفدی نے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ:

الحجة المنتظر محمد بن الحسن العسكري بن علي الهادي ابن محمد الجواد بن علي الرضا بن موسي الكاظم بن محمد الباقر بن زين العابدين علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب رضي الله عنهم الحجة المنتظر ثاني شعر الأئمة الأثني عشر هو الذي تزعم الشيعة انه المنتظر القائم المهدي وهو صاحب السرداب عندهم وأقاويلهم فيه كثيرة ينتظرون ظهوره آخر الزمان من السرداب بسر

من رأي ولهم إلي حين تعليق هذا التاريخ أربع مائة وسبعة وسبعين سنة ينتظرونه ولم يخرج ولد نصف شعبان سنة خمس وخمسين.

حجت منتظر م ح م د بن الحسن العسکری.... کہ جو شیعہ اعتقاد کے مطابق بارویں امام ہیں اور شیعہ گمان کرتے ہیں

کہ وہ منتظر، قائم، مہدی اور صاحب سرداب ہے۔۔۔۔۔

شیعوں کو اس تاریخ تک ۴۷۷ سال گزر گئے ہیں کہ وہ انکا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ان حضرت کی ولادت ۱۵

شعبان بروز جمعہ سن ۲۵۵ ہجری کو واقع ہوئی۔

الصفدي، صلاح الدين خليل بن أيبك (متوفي٧٦٤هـ)، الوافي بالوفيات، ج٢، ص٢٤٩، تحقيق أحمد الأرناؤوط وتركي مصطفي، ناشر: دار إحياء التراث - بيروت - ١٤٢٠هـ- ٢٠٠٠م.

۷. سبط ابن الجوزی (متوفی ۶۵۴ ہجری)

سبط ابن جوزی کہ جو ابو الفرج ابن الجوزی کا نواسہ ہے، پہلے وہ حنبلی تھا اور پھر اس نے مذہب حنفی اختیار کر لیا۔

اس نے شیعوں کے بارویں امام کے بارے میں کہا ہے کہ :

محمد بن الحسن بن علي بن محمد بن علي بن موسي بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب ، وكنيته أبو عبد الله وأبو القاسم وهو الخلف الحجة صاحب الزمان القائم والمنتظر والتالي وهو آخر الأئمة ، وقال : ويقال له ذو الإسمين محمد وأبو القاسم قالوا : أمه أم ولد يقال لها : صقيل.

م ح م د بن الحسن بن علی... کہ انکی کنیت ابو عبداللہ اور ابوالقاسم ہے، وہ جانشین و حجت، صاحب الزمان، قائم، منتظر اور آخری امام ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ان حضرت کے دو نام ہیں: ۱-م ح م د، ۲-ابوالقاسم۔ کہا گیا ہے کہ انکی والدہ ایک کنیز تھی کہ جنکا نام صیقل تھا۔

سبط بن الجوزي الحنفي، شمس الدين أبو المظفر يوسف بن فرغلي بن عبد الله البغدادي (متوفي٦٥٤هـ)، تذكرة الخواص، ص٢٠٤، ناشر: مؤسسة أهل البيت ـ بيروت، ١٤٠١هـ ـ ١٩٨١م.

٨. خیرالدین زرکلی (متوفی ۱۴۱۰ ہجری)

معروف وہابی خیر الدین زرکلی نے حضرت حجت عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے بارے میں لکھا ہے کہ :

محمد بن الحسن العسكري الخالص بن علي الهادي أبو القاسم ، آخر الأئمة الإثني عشر عند الإمامية ، وهو المعروف عندهم بالمهدي ، وصاحب الزمان ، والمنتظر ، والحجة وصاحب السرداب ، ولد في سامراء ، ومات أبوه وله من العمر نحو خمس سنين ، ولما بلغ التاسعة أو العاشرة أو التاسعة عشر دخل سرداباً في دار أبيه ولم يخرج منه .

م ح م د بن الحسن العسکری ... کہ جو شیعہ اعتقاد کے مطابق بارہ آئمہ میں سے آخری امام ہیں اور شیعوں کے نزدیک وہ مہدی، صاحب الزمان، منتظر، حجت اور صاحب سرداب مشہور ہیں۔ وہ شہر سامرا میں دنیا میں آئے اور جب انکے والد دنیا سے گئے تو وہ پانچ سال کے تھے، وہ ۹ سال یا ۱۰ سال، یا ۱۹ سال کی عمر میں اپنے والد کے گھر موجود سرداب میں داخل ہوئے اور پھر دوبارہ وہاں سے باہر نہیں نکلے۔

پھر وہ (خیر الدین زرکلی) ابن خلکان کے کلام کو سامرا کے سرداب میں غائب ہونے اور وہاں سے باہر نکلنے کو نقل کرتے اور ردّ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

قال إبن خلكان : والشيعة ينتظرون خروجه في آخر الزمإن من السرداب بسر من رأي. إن الشيعة لا تنتظر خروج الإمام المصلح من السرداب في سامراء وإنما تنتظر خروجه من بيت الله الحرام ، وقد أشرنا إلي ذلك ودللنا عليه في كثير من بحوث هذا الكتاب.

ابن خلکان نے کہا ہے کہ: شیعہ ان حضرت کے آخر الزمان میں سامرا میں موجود سرداب سے خارج ہونے کا انتظار کر رہے ہیں، حالانکہ شیعہ اس امام مصلح کا سامرا میں واقع سرداب سے ظاہر ہونے کے منتظر نہیں ہیں، بلکہ وہ اس امام کے بیت اللہ الحرام سے ظاہر ہونے کا انتظار کر رہے ہیں کہ ہم نے اس مطلب کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس کتاب کے بہت سے مطالب بھی اسی بات پر استدلال کر رہے ہیں۔

خير الدين الزركلي (متوفي١٤١٠هـ)، الأعلام قاموس تراجم لأشهر الرجال والنساء من العرب والمستعربين والمستشرقين ، ج۶، ص٨٠، ناشر: دار العلم للملايين ـ بيروت، الطبعة: الخامسة، ١٩٨٠م

۹. عاصمی مکی (متوفی ۱۱۱۱ ہجری)

عاصمی مکی عالم شافعی مذہب ہے، اس نے حضرت مہدی (ع) کی ولادت کے بارے میں لکھا ہے کہ:

الإمام الحسن العسكري بن علي الهادي ... ولده محمدا أوحده وهو الإمام محمد المهدي بن الحسن العسكري بن علي التقي بن محمد الجواد ابن علي الرضا بن موسي الكاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علي زين العابدين بن الحسين بن علي بن أبي طالب رضي الله تعالي عنهم أجمعين.

ولد يوم الجمعة منتصف شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين وقيل سنة ست وهو الصحيح أمه أم ولد اسمها أصقيل وقيل سوسن وقيل نرجس كنيته أبو القاسم ألقابه الحجة والخلف الصالح والقائم والمنتظر وصاحب الزمان والمهدي وهو أشهرها صفته شاب مربوع القامة حسن الوجه والشعر أقني الأنف أجلي الجبهة ولما توفي أبوه كان عمره خمس سنين.

امام حسن عسکری کے اکلوتے بیٹے وہی امام م ح م د بن الحسن العسکری ہے کہ جنکی ولادت ۱۵ شعبان بروز جمعہ سن ۲۵۵ ہجری کو واقع ہوئی، اور بعض نے کہا ہے کہ ولادت سن ۲۵۶ ہجری کو ہوئی تھی کہ یہی قول صحیح ہے۔ انکی ماں ایک کنیز تھی کہ جسکا نام اصیقل تھا، بعض نے سوسن اور بعض نے نرجس بھی کہا ہے۔ انکی کنیت حضرت ابو

القاسم اور انکے القاب حجت، خلف، صالح، قائم، منتظر، صاحب الزمان، جبکہ انکا مشہور ترین لقب حضرت مہدی ہے۔انکی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ درمیانے قد، خوبصورت چہرے وخوبصورت بالوں، باریک ناک اور چوڑے ماتھے والے ایک جوان ہیں۔

العاصمي المكي، عبد الملك بن حسين بن عبد الملك الشافعي (متوفي١١١١هـ)، سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي، ج٤، ص١٥٠، تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود- علي محمد معوض، ناشر: دار الكتب العلمية.

١٠. ابو محمد یافعی (متوفی ۷٦۸ ہجری)

وفيها وقيل في سنة ستين توفي الشريف العسكري الحسن بن علي بن محمد ابن علي بن موسي الرضي بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علي زين العابدين ابن الحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله تعالي عنهم أحد الائمة الاثني عشر علي اعتقاد الامامية وهو والد المنتظر صاحب السرداب.

سن ۲۶۰ ہجری میں امام حسن عسکری علیہ السلام، کہ جو شیعہ کے عقیدے کے مطابق بارہ آئمہ میں سے ایک امام

ہیں، دنیا سے چلے گئے، وہ منتظر صاحب سرداب کے والد ہیں۔

اليافعي، ابو محمد عبد الله بن أسعد بن علي بن سليمان (متوفي٧٦٨هـ)، مرآة الجنان وعبرة اليقظان، ج٢، ص١٠٧، ناشر: دار الكتاب الإسلامي - القاهرة - ١٤١٣هـ - ١٩٩٣م.

۱۱. ابن الوردی (متوفی ۷۴۹ ہجری)

ولد محمد بن الحسن الخالص سنة خمس وخمسين ومائتين ، ويزعم الشيعة أنه دخل السرداب في دار أبيه ب (سر من رأي) وأمه تنظر إليه فلم يعد إليها ، وكان عمره تسع سنين ، وذلك في سنة مائتين وخمس وستين ، علي خلاف.

م ح م د بن الحسن العسکری سن ۲۵۵ ہجری میں دنیا میں آئے اور شیعہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد کے گھر

سامرا میں ایک سرداب میں داخل ہوا ہے، اسکی والدہ اسکے آنے کی منتظر تھی، لیکن وہ واپس نہیں آیا، وہ اس

وقت ۹ سال کا تھا اور یہ سن ۲۶۵ ہجری کا واقعہ ہے۔

إبن الوردي - تاريخ إبن الوردي - في ذيل تتمة المختصر

۱۲. ابن صباغ المالکی (متوفی ۸۵۵ ہجری)

ولد أبو القاسم محمد الحجه بن الحسن الخالص بسر من رأي ليلة النصف من شعبان سنة ٢٥٥ للهجره ، وأما نسبه أباً وأماً فهو أبو القاسم محمد الحجه بن الحسن الخالص بن علي الهادي بن محمد الجواد بن علي الرضا بن موسي الكاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علي زين العابدين بن الحسين بن علي بن أبي طالب (ع) ، وأما أمه فأم ولد يقال لها : نرجس خير أمة ، وقيل : إسمها غير ذلك ، وأما كنيته فأبو القاسم ، وأما لقبه فالحجه والمهدي والخلف الصالح والقائم المنتظر وصاحب الزمان وأشهرها المهدي.

ابوالقاسم م ح م د الحجہ بن الحسن، جو ۱۵ شعبان ۲۵۵ ہجری میں شہر سامرا میں دنیا میں آئے۔ اسکے والد امام حسن عسکری فرزند علی الہادی ہے اور اسکی والدہ ایک بہت اچھی کنیز تھی کہ جسکا نام نرجس تھا۔ ان حضرت کی کنیت ابو

القاسم اور القاب حجت، مہدی، خلف، صالح، قائم، منتظر اور صاحب الزمان تھے، لیکن ان حضرت کا مشہور ترین لقب مہدی ہے۔

ابن صباغ المالكي المكي ، علي بن محمد بن أحمد (متوفي٨٥٥هـ) الفصول المهمة في معرفة الأئمة، ج٢، ص٦٨٢، تحقيق: سامي الغريري ، ناشر: دار الحديث ـ قم، ١٣٨٠ش.

البتہ اہل سنت کے بزرگان جیسے قندوزی حنفی، عبد الحلیم جندی، سید ابو الحسن یمانی، شمس الدین ابن طولون، کمال الدین الشامی، علامہ مولوہ ہندی، علامہ عثمان العثمانی، علامہ حمداوی و... نے بھی ولادت حضرت مہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کو نقل کیا ہے، لیکن کسی نے بھی بیان اور قبول نہیں کیا کہ یہ وہی مہدی ہے کہ جسکے بارے میں رسول خدا (ص) نے فرمایا ہے کہ: وہ ظاہر ہو کر زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ بہر حال اہل سنت کے علماء کے ان اقوال کو نقل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ابن تیمیہ ناصبی اور اسکے پیروکاروں کو منہ توڑ جواب دیا جائے کہ جو دعوی کرتے تھے کہ امام عسکری (ع) جب شہید ہوئے تو انکی کوئی اولاد اور کوئی جانشین نہیں تھا۔

نتیجہ :

اولا:

ابن تیمیہ وہابی و ناصبی نے جو دعوی طبری اور عبد الباقی ابن قانع سے نقل کیا ہے کہ امام عسکری (ع) بغیر اولاد اور جانشین کے دنیا سے گئے ہیں، یہ دعوی سراسر جھوٹ ہے، کیونکہ ان دونوں علماء کی کتابوں میں ایسا دعوی بالکل موجود و مذکور نہیں ہے۔ پس معلوم و واضح ہوا کہ ابن تیمیہ جھوٹا اور دشمن اہل بیت (ع) ہے۔

ثانیا:

اگر فرض بھی کریں کہ طبری اور عبد الباقی نے ایسا دعوی بھی کیا ہو تو، یہ بات انکی جہالت اور تعصب کو ثابت کرتی ہے، اس لیے کہ اہل سنت کے بہت سے معتبر علمائے تاریخ نے ولادت حضرت حضرت حجت علیہ السلام کو اپنی اپنی کتب میں ذکر کیا ہے، حتی واضح طور ولادت کے دن، مہینے اور سال تک کو ذکر کیا ہے۔ جب حقیقت یہ ہے تو طبری اور عبد الباقی کے دعوے کی کیا علمی اہمیت رہ جاتی ہے کہ اسکی طرف توجہ کی جائے ؟

ثالثا:

درحقیقت ابن تیمیہ سے لے کر آج دور حاضر تک کے تمام وہابیوں اور ناصبیوں کا مختلف بہانوں سے امام حسن

عسکری(ع) کے جانشین کے انکار کرنے سے اصل ہدف اور مقصد،امام زمان(عج) کے مبارک وجود کاانکار کرنا

ہے۔لیکن باطل پھونکوں سے حق کے اس روشن چراغ کو بجھایا نہیں جاسکتا۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُـوْرَ اللّـٰهِ بِاَفْوَاهِـهِـمْ ۖ وَاللّـٰهُ مُتِمُّ نُـوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ

،

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کانور اپنے مونہوں (پھونکوں) سے بجھادیں،اوراللہ اپنانور پورا کرکے رہے گا،اگرچہ کافر برا

ہی کیوں نہ مانیں۔

سورہ صف آیت ۸

التماس دعا۔۔۔۔۔